www.KitaboSunnat.com

وهذا صاحب لا يعرف له منهم مخالف (محلی ص۱۸۲ ج۵)

احناف کے نزدیک یہ کام جائز نہیں ہیں :-

ولا يسرح شعر الميت ولا لحيته ولا يقص ظفره ولا شعره لقول عائشة علام تنصون ميتكم ولان هذه الاشياء للزينة وقد استغنى الميت عنها (هدايه باب الجنائز ص۱۶۹ ج۱)

مگر حضرت عائشہ والی روایت منقطع ہے۔

وهو منقطع بين ابراهيم وعائشة (دراية باب مذكور)

باقی رہی زینت کی بات؟ سو مردہ بھی ایک حد تک اس کا مستحق ہے۔ آخر اس کو نہلایا جاتا ہے، اچھا کفن دیا جاتا ہے، اس کو خوشبو بھی لگائی جاتی ہے۔ بہر حال زینت نہ سہی، اس کو بھدی حالت میں خدا کے ہاں بھیجنا مناسب نہیں محسوس ہوتا۔ واللہ اعلم۔

خاوند بیوی کا ایک دوسرے کو غسل دینا۔ اس مسئلہ پر تو اجماع ہے کہ جب شوہر مر جائے تو عورت اس کو غسل دے سکتی ہے۔

نقل ابن المنذر وغيره الاجماع على جواز غسل المرأة زوجها (التعليق الممجد ص۱۳۹)

قال الشاه ولى الله: واتفقوا على جواز غسل المرأة زوجها (مسوى شرح مؤطا ص۱۹۱ ج۱)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب فوت ہوئے تو آپ کی زوجہ محترمہ (حضرت اسماء بنت عمیس) نے صحابہ کی موجودگی میں غسل دیا۔

ان اسماء بنت عميس امرأة ابى بكر الصديق غسلت ابا بكر الصديق حين توفى ثم خرجت فسألت من حضرها من المهاجرين فقالت انى صائمة وان هذا يوم شديد البرد فهل علىّ من غسل؟ فقالوا: لا (مؤطا مالك ص۱۹۱ ج۱ ومؤطا محمد ص۱۳۹)

اس کی بھی وصیت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی تھی۔

عن ابن ابى مليكة: ان ابا بكر الصديق حين حضرة الوفاة اوصى اسماء بنت عميس ان تغسله وكذا قال ابن شداد (مصنف ص۲۴۹ ج۳ ابن ابى شيبة باب فى المرأة تغسل زوجها)

حضرت جابر بن زید نے اپنی بیوی کو وصیت کی تھی کہ وہ ان کو غسل دے۔

انه اوصى ان تغسله امرأته (ابن ابى شيبة ص۲۴۹ ج۳)

حضرت ابو موسیٰ کو اس کی اہلیہ نے غسل دیا تھا (ایضاً ص۲۵۰ ج۳)

عن ابراهيم بن مهاجر ان ابا موسى غسلته امرأته (ايضا ص۲۵۰ ج۳)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبدالرحمان بن عوف کے صاجزادے حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ اگر عورتوں میں مرد مر جائے تو اس کی اہلیہ اس کو غسل دے۔

فی الرجل یموت مع النساء قال تغسلہ امرأتہ (ایضاً)

حضرت عطا فرماتے ہیں کہ اس کی بیوی اسے غسل دے۔

تغسل المرأۃ زوجھا (ایضاً)

ہاں اس امر میں اختلاف ہے کہ مرد اپنی بیوی کو غسل دے یا نہ؟ احناف اس کو جائز نہیں سمجھتے مگر یہ بات محل نظر ہے کیونکہ یہ بات صحیح حدیث کے خلاف ہے؛ حضور نے حضرت عائشہ سے فرمایا تھا کہ، اگر آپ کا مجھ سے پہلے انتقال ہو گیا تو آپ کو غسل بھی میں دوں گا اور کفن بھی میں پہناؤں گا۔

لومت قبلی لغسلتك وکفنتك (احمد والدارمی وابن ماجہ وابن حبان والدارقطنی والبیہقی۔ تلخیص الجبیر ص۱۵۲)

امام بیہقی فرماتے ہیں، محمد بن اسحاق مدلس ہے، یہاں عنعنہ ہے، امام ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس روایت میں محمد بن اسحاق منفرد نہیں ہے بلکہ صالح بن کیسان اس کا متابع ہے کما رواہ احمد والنسائی (تلخیص ص۱۵۲) فرماتے ہیں لغسلتك غلط ہے فغسلتك صحیح ہے (ایضاً)

علامہ سندھی لکھتے ہیں: مجمع الزوائد والے فرماتے ہیں کہ اس کے راوی سب ثقہ ہیں۔

وفی الزوائد اسنادہ رجالہ ثقات (حاشیہ سندھی علی ابن ماجہ ص۱/۴۴)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اگر وہ بات مجھے پہلے معلوم ہو جاتی جو بعد میں معلوم ہوئی تو حضور کو ان کی بیویاں ہی غسل دیتیں۔

لوکنت استقبلت من امری ما استدبرت ما غسل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الانسائہ (ابن ماجہ ص۱/۴۶)

سندھی فرماتے ہیں کہ: محمد بن اسحاق کی تدلیس کا اندیشہ بھی نہیں ہے۔ کیونکہ حاکم وغیرہ کی روایت میں سماع کی تصریح آگئی ہے۔

ومع ذلك ذکرہ صاحب الزوائد ایضاً فقال اسنادہ صحیح ورجالہ ثقات لان محمد بن اسحٰق دون کان مدلساً لکن قد جاء عنہ التصریح بالتحدیث فی روایۃ الحاکم وغیرہ (حاشیہ علی ابن ماجہ ص۱/۴۷)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غسل دیا تھا۔

ان علیا غسل فاطمۃ رواہ الشافعی والدارقطنی وابونعیم فی الحلیۃ والبیھقی (تلخیص الحبیر ص۱۴۳ وقال واسنادہ حسن)

اور اس سلسلے میں جو اعتراض کیے گئے ہیں، اس کا بھی جواب دیا (تلخیص ص۱۴۳) درمختار میں اس پر بعض صحابہ کا انکار لکھا ہے۔ مگر وہ کون ہیں اور کس کتاب میں ہے؟ اس کا کچھ پتہ نہیں!

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ مرد اپنی بیوی کو غسل دینے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

عن ابن عباس قال: الرجل احق بغسل امرأتہ (ابن ابی شیبۃ ص۲۵/۳)

عبدالرحمٰن بن الاسود فرماتے ہیں کہ اپنی بیوی کو میں نے غسل دیا تھا:

ایت ام امرأتی واختھا ان تغسلھا فولیت غسلھا بنفسی (ص۲۵/۳ ایضا)

حضرت عبدالرحمٰن حضرت عائشہ کے شاگرد ہیں، اسی حج اور اسی عمرے کیے ہیں۔ (خلاصۃ تذہیب الکمال ص۱۹۰)

حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ شوہر اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے۔

یغسل الرجل امرأتہ (مصنف ابن ابی شیبۃ ص۲۵/۳)

حضرت عون بن ابی جمیلہ (تبع تابعین میں سے) فرماتے ہیں کہ میں حضرت قسامۃ اور ان شیوخ کے پاس موجود تھا جنھوں نے حضرت عمر کو پایا تھا، فرماتے ہیں ایک شخص نے اپنی بیوی کو غسل دینے کا ان سے ذکر کیا تو کسی نے ان پر اعتراض نہ کیا۔

شھد قسامۃ بن زھیر واشیاخا ادرکوا عمر بن الخطاب وقد اتاھم رجل فاخبرھم ان امرأتہ ماتت فامرتہ ان لا یغسلھا غیرہ فغسلھا فما منھم احد انکر ذلک (محلی ابن حزم ص۱۸/۵) وابن ابی شیبۃ طویلا ص۲۵/۳)

حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ مرد اپنی بیوی کو غسل دینے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

الرجل احق ان یغسل امرأتہ من اخیھا (محلی ص۱۹/۵)

حضرت جابر، حضرت ابن عباس، حضرت معاویہ اور حضرت ابن عمر جیسے جلیل القدر صحابہ کے شاگرد ہیں، حضرت ابن عباس فرمایا کرتے تھے وہ علماء میں سے ہیں۔

ھو من العلماء (خلاصہ تذہیب الکمال ص۵۰)

عبدالرحمان بن الاسود فرماتے ہیں کہ:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی بیویوں کو میں خود غسل دیا کرتا ہوں، ان کی ماؤں اور بہنوں کو روک دیتا ہوں۔
انی لا غسل نسائی واحول بینھن وبین امھاتھن وبناتھن واخواتھن (محلی ۱۷۹/۵)

حضرت حسن بصری فرماتے ہیں، میاں بیوی ایک دوسرے کو غسل دے سکتے ہیں۔
یغسل کل واحد صاحبہ (محلی ۱۷۹/۵ وابن ابی شیبۃ ۲۵۰/۳)

حضرت حسن بصری تمام شیوخ صوفیہ کی آخری کڑی ہیں، ان کے بعد حضرت علی کا سلسلہ چلتا ہے۔ آپ حضرت جندب، حضرت انس، حضرت عبدالرحمٰن بن سمرۃ، حضرت معقل بن یسار، حضرت ابو بکرۃ اور حضرت سمرۃ جیسے عظیم صحابہ کے شاگرد ہیں۔ (خلاصہ ص ۶۶)

حضرت امام ابن حزم فرماتے ہیں کہ جس صحابی کا مخالف کوئی صحابی نہ ہو، حنفی اس سے خلاف کرنے کو عظیم جرم تصور کرتے ہیں، حضرت ابن عباس کی یہ روایت ہے، کسی نے بھی اس کی مخالفت نہیں کی مگر یہ خود اس کی مخالفت کرتے ہیں۔

والحنفیون یعظمون خلاف الصاحب الذین لا یعرف لہ منھم مخالف وھذہ روایۃ عن ابن عباس، لا یعرف لہ من الصحابۃ مخالف، وقد خالفوہ (محلی ۱۸۰/۵)

حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ کسی مرد کا عورت کو اور عورت کا مرد کو ہاتھ نہ لگے۔ اس کا تعلق زندوں سے ہے، مردوں سے نہیں ہے۔ اگر اس کا تعلق اس سے بھی کرنا ہے تو دلیل چاہیے۔ (ولیس فلیس) اگر مردہ زندہ پر قیاس کرنا ہے تو یہ قیاس، قیاس مع الفارق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو حضرت ابو طلحہ نے قبر میں اتارا تھا اور اس میں بدن کا چھونا ہوتا ہے۔ حضرت اسماء نے حضرت ابو بکر کو غسل دیا تھا اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا تھا کہ اگر آپ کا پہلے انتقال ہوا تو میں آپ کو غسل بھی دوں گا اور کفن بھی پہناؤں گا۔

"وآنکہ زن مرد مردہ را نہ بیند و نہ غسل دہد اگرچہ خوفِ فتنہ نباشد مستندی ندارد بلکہ وجوب ستر بہ نسبت احیاء است۔ بہ نسبت اموات دلیلے می طلبد ولیس فلیس، واگر قیاس کنند بر احیاء، قیاس مع الفارق است وابو طلحہ بنت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را در قبر فرود آوردہ و فرود آوردن ناچار مس میکنند واسماء بنت عمیس غسل داد ابو بکر صدیق را و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمودند حضرت عائشہ را:

تنبیہ: جہاں صرف عورتیں ہوں اور مرد مر جائے یا صرف مرد ہوں اور ایک عورت فوت ہو جائے، ان میں بیوی یا شوہر نہ ہو، تو پھر کیا ہونا چاہیے؟ اس میں اختلاف ہے۔ ایک جماعت کا کہنا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ کپڑوں میں سے اسے نہلا دیں، دوسری جماعت کا نظریہ ہے کہ اگر عورت ہے تو اس کے صرف چہرہ یا ہاتھوں کا تیمم کرائیں، اگر مرد ہو تو چہرہ کے ساتھ کہنیوں تک اس کا تیمم کرائیں، بعض بزرگوں کا ارشاد ہے تیمم نہ غسل بس انھیں یونہی دفن کر دیں۔

فقال قوم: يغسل كل واحد منهما صاحبه من فوق الثياب وقال قوم تيمم كل واحد منهما صاحبه وبه قال الشافعي وابوحنيفة وجمهور العلماء وقال قوم: لا يغسل واحد منهما صاحبه ولا تيممه وبه قال الليث بن سعد بل يدفن من غير غسل .... ولذلك راى مالك ان تيمم الرجل المرأة في يديها ووجهها فقط ..... وان تيمم المرأة الرجل الى المرفقين (بداية المجتهد ص ۲۳۷/۱)

شاہ ولی اللہ نے امام شافعی کا مذہب پیرہن میں غسل دینا بتایا ہے (مصفی ص ۱۹۲/۱) امام ابن حزم فرماتے ہیں کہ کپڑوں میں اسے غسل دینے میں کوئی محظور لازم نہیں آتا: ولا كراهة في صب الماء هلا (محلی ص ۱۸/۵) کیونکہ تیمم کے لیے شرط عدم الماء ہے (ایضاً ص ۱۸/۵) مگر یہ استدلال صحیح نہیں کیونکہ بیمار بھی کر سکتا ہے۔ زہری اور قتادہ بھی پیرہن میں غسل دینے کو کہتے ہیں: تغسل وعليها ثياب (محلی ص ۱۸/۵) فرماتے ہیں کہ یہ بھی عجیب بات ہے کہ کپڑے سے اوپر چھونے سے بھاگے مگر تیمم میں چھو ہی لیا: والعجب ان القائلين انها تيمم، فروا من المباشرة خلف ثوب وابا حوها على البشرة وهذا جهل شديد وبالله التوفيق۔ (محلی ص ۱۸/۵)

ہمارے نزدیک یہی مذہب اقرب الی الصواب ہے، حضور کو کپڑوں میں غسل دیا گیا تھا۔ (ابوداؤد) حضرت ابن عمر اور حضرت عطاء بھی کپڑوں میں غسل دینے کو فرماتے ہیں (ابن ابی شیبہ ص ۲۴۹/۳)

علمی جواہرات

تفسیر طبری۔ ابن کثیر۔ خازن۔ جامع البیان۔ درمنثور۔ ابن عباس۔ کشاف زاد المسیر۔ جمع الفوائد۔ جامع الصغیر۔ ریاض الصالحین۔ زوائد ابن حبان۔ الترغیب والترہیب۔ نیل الاوطار۔ فتح الباری۔ تحفۃ الاحوذی۔ عون المعبود۔ صحیح ابن خزیمہ مؤطا امام مالک۔ علوم القرآن۔ تاریخ ابن خلدون وغیرہ۔ آپ اپنی کوئی کتاب بھیجنا چاہیں تو ہمیں یاد فرمائیں۔

رحمانیہ دار الکتب۔ امین پور بازار۔ لائل پور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ